ہیں کہ جلسہ استراحت کو اس امر پر محمول کرنا کہ یہ حاجت کی بنا پر تھا، نہ کہ عبادت کی غرض سے لہٰذا یہ مشروع نہیں جیسا کہ حنفیہ کا قول ہے، تو یہ بات باطل ہے اور اس کے بطلان کے لئے یہی کافی ہے کہ دس صحابہ نے اسے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ نماز میں داخل ہونے پر سکوت اختیار کیا ہے اگر اُنہیں یہ علم ہوتا کہ نبی ﷺ نے اسے بوقتِ ضرورت کیا ہے تو ان کے لئے اسے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ نماز داخل کرنا جائز نہ تھا۔ (ارواء الغلیل :۲/۸۳)

لہٰذا مقتدیوں کو چاہئے کہ طریقہ نبوی کے مطابق امام سے نماز کی تعلیم حاصل کریں اور امام صاحب پر اپنی مرضی ٹھونسنے سے اجتناب کریں۔ ساری خیر و برکت اسی میں ہے۔ فعل یا ترک ہر دو کا نام سنت ہے جیسا کہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

ولكننا نتبع السنة فعلا أو تركا (فتح الباری:۳/۴۷۵)

سماحۃ الشیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ وہ احکام جو دین کی طرف منسوب ہوں، ضروری ہے کہ وہ دین کے نصوص سے ثابت ہوں اور ہر وہ شے جو زمانہ تشریعی اور شرعی نصوص میں ثابت نہیں وہ اس کے قائل کو واپس لوٹا دی جائے گی۔ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو مخاطب کرکے جو فرمایا تھا، اس کا مقتضی بھی یہی ہے۔ (فتح الباری بہ تعلیق شیخ ابن بازؒ:۴/۶۰۶)

جلسہ استراحت کے ترک پر چونکہ شرعی کوئی نص موجود نہیں، لہٰذا اس کا اہتمام ہونا چاہئے۔ تمام بھلائیاں سنت کی پیروی میں ہیں اور اسکو نمازی کی کمزوری پر محمول کرنا درست نہیں۔

جمعہ کی فرض اور نفل رکعات

❁ **سوال:** نمازِ جمعہ کی سنتوں کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ کل کتنی ہیں؟ فرض سے قبل کتنی اور بعد میں کتنی؟ اس میں سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کون سی ہیں؟ براہ کرم بحوالہ حدیث رکعتوں کا شمار اور تاکید وغیر تاکید کی تفصیل کے ساتھ وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جواب: شرعی اصطلاح میں فرضوں کے علاوہ سب نوافل ہیں۔ مؤکدہ، غیر مؤکدہ فقہائے کرام کی اصطلاح ہے۔ نمازِ جمعہ (جو دو رکعات باجماعت پر مشتمل ہے) سے قبل نوافل کی مقدار متعین نہیں: جتنے ممکن ہوں، پڑھے جاسکتے ہیں۔

☆ 'احادیثِ لولاک کا تحقیقی جائزہ' از محمد اسلم صدیق، شائع شدہ 'محدث': جولائی ۲۰۰۶ء، ص ۱۶ تا ۱۲۹

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے: «ثم يصلي ما كُتب له» (صحیح بخاری:۸۸۳)

اور صحیح مسلم میں ہے: «فصلّى ما قدّر له» (رقم:۸۵۷)

اور نمازِ جمعہ کے بعد چار رکعات نوافل ہیں۔ (صحیح مسلم:۸۸۱)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: القول المقبول، صفحہ ۶۲۵

حدیثِ لولاک کی فنی حیثیت

❀ **سوال:** مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ آپ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ حدیث «لو لاك لما خلقت الأفلاك» لفظاً اور روایتاً مشکوک ہے۔ آپ کو زحمت دے رہا ہوں کہ ① یہ حدیث کون سی کتاب میں وارد ہوئی؟ ② حدیث کی یہ کتاب احادیث کی کتابوں میں کیا حیثیت رکھتی ہے؟ ③ اس حدیث میں لفظاً کیا سقم ہے؟ ④ اور روایتاً کیا سقم ہے؟ (رشید احمد، ہربنس پورہ، لاہور)

جواب: یہ حدیث مسند دیلمی میں ہے۔ اس کی سند میں راوی عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے بارے میں عقیلی نے کہا کہ اس کی حدیث غیر محفوظ ہے اور یہ روایت صرف اسی کے واسطہ سے معروف ہے اور صنعانی نے الأحاديث الموضوعة صفحہ ۷ میں اس کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ مسند دیلمی میں ہر قسم کی روایات میں چھان بین کی ضرورت ہے بالخصوص جب کوئی حدیث صرف اس کتاب میں ہو تو مزید تتبع کی محتاج ہوتی ہے اور یہ بات بداہتہً معروف ہے کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل کائنات کا وجود تھا تو پھر نص روایت کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے، یہ لفظاً سقم ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں ماہنامہ 'محدث' میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس کا مطالعہ مفید ہوگا۔ ☆

❀ **سوال:** سورۂ جمعہ میں آتا ہے کہ ''جب تمہیں نمازِ جمعہ کے لئے بلایا جائے تو دوڑ کر آؤ اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ تو آیا کیا اس آیت کی روشنی میں پہلی اذان خطبہ شروع ہونے سے ۱۵،۲۰ منٹ پہلے دی جاسکتی ہے (یعنی جمعہ کے لئے دو اذانیں) ایک خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ صرف ایک اذان ہی دی جائے، لیکن اگر ایک اذان ہی دی جائے تو پھر اس آیت کا کیا